ان اجتماعات کے انعقاد کا مقصد آپ میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ آپ واقف نو ہیں اور آپ کو یہ موقع دینا مقصود ہے کہ آپ دوسرے احمدی نوجوانوں کی نسبت زیادہ جماعتی علم حاصل کریں اور پھر ان تعلیمات پر دوسروں سے زیادہ عمل کریں۔

آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے ایک عہد کیا تھا کہ آپ جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ مجھے آپ سے یہ امید اور توقع ہے کہ آپ سب جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس عہد کو عمر بھر اپنے آخری دم تک نبھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گے۔

ایک واقف نو کا پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی تمام استعدادیں، قابلیتیں، حرفت اور ہنر اپنے دین کی خدمت کے لئے استعمال میں لائے۔

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہی حاصل کریں اور پھر اپنی زندگیاں انہی احکامات کی روشنی میں ڈھال کر بسر کرسکیں۔

آپ کو ہمیشہ استغفار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمیشہ اپنے ذہن اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھنا ہے۔ آپ معاشرے سے متأثر ہونے والے نہ ہوں بلکہ آپ اس معاشرے کو جس میں آپ رہتے ہیں متأثر کرنے والے ہوں۔ بغیر کسی احساس کمتری کے آپ دوسروں تک (دین) کی خوبصورت تعلیمات پہنچائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ وقف نو کی حیثیت سے ایک عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہوں گے۔

خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ ایم ٹی اے ہے۔ اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہرممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔ نشرواشاعت کے جدید ذرائع سے وابستہ ہونے اور انہیں صحیح طریق پر استعمال کرنے کی تلقین۔

اجتماع وقف نو برطانیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کا اردو مفہوم یکم مارچ 2015ء

(مرتبہ: فاروق محمود۔ فرخ راحیل)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج ایک مرتبہ پھر آپ کو وقف نو اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ ان اجتماعات کے انعقاد کا مقصد آپ میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ آپ واقف نو ہیں۔ اور آپ کو یہ موقع دینا مقصود ہے کہ آپ دوسرے احمدی نوجوانوں کی نسبت زیادہ جماعتی علم حاصل کریں اور پھر ان تعلیمات پر دوسروں سے زیادہ عمل کریں۔ اس لئے آپ اجتماع میں شمولیت کو ایک معمولی بات نہ سمجھیں بلکہ آپ کو بخوبی سمجھنا چاہئے کہ اس کی انتہائی اہمیت ہے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے ایک عہد کیا تھا کہ آپ جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ آپ میں سے ایک بڑی تعداد نے اب اس عمر کو پہنچ کر اپنے اس عہد کی تجدید اور اس کا اعادہ کرلیا ہے۔ اس لئے مجھے آپ سے یہ امید اور توقع ہے کہ آپ سب جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس عہد کو عمر بھر اپنے آخری دم تک نبھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گے۔

فرمایا: آج میں آپ سے کچھ اہم باتیں کروں گا۔ سب سے پہلی انتہائی اہم بات یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے ہم سے کیا توقع کی ہے؟ ہر احمدی اور خاص طور پر ہر واقف نو اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو تمام دنیوی معاملات پر مقدم رکھے گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات اور تعلیمات کو ہمیشہ دنیا کی ہر چیز پر فوقیت دے۔ اس لئے ایک واقف نو کا پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی تمام استعدادیں، قابلیتیں، حرفت اور ہنر اپنے دین کی خدمت کے لئے استعمال میں لائے۔ ایک شخص اپنے دینی فرائض کی سرانجام دہی کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت کے موافق دنیاوی کاموں کو وقت اور توجہ دے سکتا ہے۔

فرمایا: عین ممکن ہے کہ آپ میں سے کئی واقفین نو سے باقاعدہ طور پر جماعتی خدمات نہ لی جائیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ فی الحال جماعت کو آپ کی باقاعدہ خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔ واقفین نو میں سے ایک بہت معمولی تعداد ایسی ہے جن کا جماعت باقاعدہ خدمت کے لئے انتخاب کرتی ہے۔ لیکن آپ میں سے وہ جنہیں دنیاوی نوکریاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے ان کو ہمیشہ یہ بات اپنے مدنظر رکھنی چاہئے کہ جب کبھی بھی آپ کو دین کی خدمت کے لئے بلایا جائے گا چاہے وہ رضاکارانہ طور پر ہو یا باقاعدہ کارکن کے طور پر ہو آپ کو فوراً بغیر کسی عذر کے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کردینا چاہئے۔

فرمایا: ایک اور بہت بڑی ذمہ داری آپ پر یہ عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر آپ میں سے وہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کرنے کا عہد کیا ہے انہیں لازماً اپنی نمازوں کی حفاظت کا انتہائی اعلیٰ معیار اور نمونہ قائم کرنا ہے۔ (دین) کی تعلیمات کے مطابق مردوں کے لئے اپنی نماز کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ پانچوں نمازیں مقررہ اوقات میں ادا کی جائیں اور نمازیں باجماعت ادا کرنے کی ہرممکن کوشش کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ارشاد فرمایا ہے۔

فرمایا: قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا بھی ایک حقیقی ...... کے لئے بہت ضروری ہے۔ لیکن میں نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ بعض واقفین نو بھی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اس لئے آپ کو روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ آپ کو صرف قرآن کریم کی عربی عبارت ہی نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہی حاصل کریں اور پھر اپنی زندگیاں انہیں احکامات کی روشنی میں ڈھال کر بسر کرسکیں۔ جب آپ اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں ڈھالتے ہیں تو کئی ظاہری برائیاں جو آپ میں موجود ہیں دور ہو جاتی ہیں۔

فرمایا: یہاں مغرب میں رہتے ہوئے آپ بعض اوقات بری اور غیر اخلاقی عادتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور اس معاشرے کی برائیوں کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اصولوں اور احکامات کی روشنی میں ہمیشہ مسلسل استغفار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ آپ نے ہمیشہ اپنے ذہن اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھنا ہے۔ آپ معاشرے کے دباؤ میں آکر اس سے متأثر ہونے والے نہ ہوں بلکہ آپ اس معاشرے کو جس میں آپ رہتے ہیں متأثر کرنے والے ہوں۔ بغیر کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کے آپ دوسروں تک (دین) کی خوبصورت تعلیمات پہنچائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ واقف نو کی حیثیت سے ایک عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہوں گے۔ اب کئی ہزار واقفین نو ہیں اس لئے اگر ہر واقف نو اپنے دائرے میں اور اپنے ماحول میں اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرے کہ وہ (دین) کی حقیقی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچائے تو اس طرح (دین) کی حقیقی تعلیمات جماعت احمدیہ کے ذریعہ معاشرے کے ایک اچھے خاصے بڑے طبقے تک پہنچ سکتی ہیں۔

فرمایا: اس زمانہ میں (دین) کو بدنام کیا جارہا ہے اور یہ بعض لوگوں کے تشدد پسندانہ رویے کو اختیار کرنے کے بعد شدت پسند گروہوں اور تنظیموں میں شامل ہونے سے ہو رہا ہے۔ یہ تنظیمیں شدت پسندی کی تعلیم دیتی ہیں اور شدت پسندی کے کاموں میں بھی ملوث ہیں۔ سینکڑوں ایسے نوجوان

ہیں جو برطانیہ کو چھوڑ کر عراق اور شام چلے گئے ہیں اور نام نہاد اسلامی تنظیم ISIS میں یا IS میں شامل ہوگئے ہیں۔ یہ نوجوان جنہیں دھوکے سے اس جال میں پھنسایا گیا ہے وہ اس دغا میں آ کر بڑے پُرجوش ہو کر یقین رکھتے ہیں کہ وہ (دین) کی خدمت کرنے جا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے اس عمل کا (دین) سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہم شاید نوجوانوں کو اس بات کے اصل ملزم نہیں ٹھہرا سکتے اگر اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ انہیں (دین) کی غلط تصویر پیش کی گئی ہے اور (دین) کی صریحاً غلط تعلیم دی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نوجوان ان غلط عقائد کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور پھر بدقسمتی سے ان پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے نوجوان اور خاص طور پر واقفین نو نوجوانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بچپن سے ہی (دین) کی حقیقی تعلیمات کو سیکھیں اور ان کو (دین) کی حقیقی تعلیمات سکھائی جاتی ہیں۔

فرمایا: (دین) کی حقیقی تعلیمات کو صرف قرآن کریم سے ہی لیا جا سکتا ہے اور قرآن کریم ہی ان کو دریافت کرنے کا منبع ہے۔ اس لئے ہم پر اللہ تعالیٰ کا انتہائی فضل و احسان ہے کہ ہمیں اس دور میں امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود کو قبول کرنے کی سعادت ملی۔ آپ نے (دین) اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات ہم پر آشکار کیں۔ دوسری طرف ان ممالک میں ایسے نوجوان ہیں جو (دین) کے غلطی خوردہ عقائد پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے ظالمانہ اور بہیمانہ عمل سرانجام دے رہے ہیں۔ احمدی نوجوان اور خاص طور پر واقفین نو کو اس بات کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ وہ دینی علم حاصل کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، خواہ آپ سکول میں ہوں، کالج میں ہوں، یونیورسٹی میں ہوں یا کسی کمپنی میں ملازمت کر رہے ہوں آپ کو چاہئے کہ دنیا کو اس علم سے یعنی (دین) کی حقیقی تعلیمات کی تشہیر کے ذریعہ سے منور کریں۔ واقفین نو کو چاہئے کہ اپنے ایمان کو پختہ کریں اور یہ اس وقت ہی ممکن ہوگا جب آپ دین کی حقیقی تعلیمات پڑھیں گے۔ قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہئے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ اگر آپ کو اردو پڑھنی نہیں آتی تو آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کی ان کتب کا مطالعہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے جن کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ آپ کو دین کا حقیقی فہم اور ادراک یا حقیقی علم انہیں کتب کے ذریعہ نصیب ہوگا۔

آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ: ”جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے“۔

گوکہ حضرت اقدس مسیح موعود کی یہ توقع عمومی طور پر ہر فرد جماعت سے ہے لیکن ایک واقف نو نے تو اپنی تمام زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے ایک واقف نو کو تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں اس میں کسی قسم کی عملی یا اعتقادی کمزوری نظر نہ آئے جس کے نتیجہ میں دوسرے احمدی یا غیر احمدی بھی بے ثبات ہو جائیں، ٹھوکر کھا جائیں یا گمراہ ہو جائیں۔

......آپ میں یہ کامل اور غیر متزلزل اور ہر شک وشبہ سے پاک یقین ہونا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سچی اور حقیقی خلافت کا نظام قائم کیا جا چکا ہے جس کی کامل اطاعت اور پیروی آپ پر فرض ہے۔ خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل و احسان کی صورت میں قائم کیا ہوا ذریعہ ہے اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔ چاہے وہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہو، Laptop کے ذریعہ ہو یا آپ کے موبائل فون کے ذریعہ ہو۔ اس دور میں کوئی بھی یہ جائز عذر نہیں کر سکتا کہ وہ پیغام یا تعلیمات کو موصول کرنے سے قاصر رہا ہے۔ نشر و اشاعت کے جدید وسائل کی بدولت اب ہر چیز تک رسائی بآسانی اور فوراً ایک بٹن کے دبانے سے ممکن ہو چکی ہے۔ اس لئے جہاں تک میرے خطبات کا تعلق ہے ان تک بھی آپ کی رسائی اور دسترس مختلف ذرائع سے ہو سکتی ہے۔ آپ میرے خطبات ایم ٹی اے پر سن سکتے ہیں یا اس کے علاوہ آپ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور ایم ٹی اے کی on demand سروس کے ذریعہ بھی میرے خطبات کو سن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے کئی دوسرے پروگرامز بھی آپ کے لئے دیکھنا بہت ضروری ہیں۔ ان پروگراموں کے ذریعہ آپ کا دینی علم بڑھے گا اور اس طرح آپ کا خلافت سے بھی تعلق پختہ اور مضبوط ہوگا۔ اپنے دینی علم کو بڑھانے کا ایک اور ذریعہ (مرکزی) ویب سائٹ بھی ہے جہاں وسیع پیمانے پر علمی مواد میسر ہے۔ آپ میں سے جو پختہ عمر کو پہنچ گئے ہیں انہیں جہاں تک بھی ممکن ہو اپنے آپ کو ان تمام مختلف وسائل اور ذرائع سے جوڑ دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایسا کرتے ہوئے جہاں آپ اپنے علم کو بڑھا رہے ہوں گے وہاں آپ کو چاہئے کہ ان ذرائع کو خلافت کے ساتھ بھی اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے استعمال میں لائیں اور اپنی اس ذمہ داری کو نبھائیں کہ آپ دین کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم رکھیں گے۔ اس دور میں بیشمار ایسے پروگرام ہیں جو ٹی وی، ویب سائٹس اور انٹرنیٹ وغیرہ پر دستیاب ہیں جو ایک انسان کی توجہ مسلسل اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ ان کا استعمال ایک لامتناہی کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اگر آپ یہ کہیں گے کہ ہمیں پہلے اپنے دنیاوی کاموں کو مکمل کرنا ہے اور پھر ٹی وی پر یا streaming کے ذریعہ ایم ٹی اے دیکھیں گے تو آپ کو کبھی ایم ٹی اے دیکھنے کا وقت نہیں ملے گا۔ یہ وسائل اور ذرائع آپ کے علم کو بڑھانے میں فائدہ مند ثابت ہوں گے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کو بہرحال اپنے دین کو مقدم رکھنا ہوگا۔ اور اپنی دنیوی مصروفیات اور پروگراموں پر دین کو ترجیح دینی ہوگی۔

فرمایا: یہ بات بھی یاد رکھیں کہ حضرت مصلح موعود نے جماعت کے نوجوانوں کو ایک ماٹو (motto) دیا تھا اور وہ یہ تھا ’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی‘۔ ہر احمدی خادم کو چاہئے کہ اس ماٹو کو ہمیشہ اور ہر وقت اپنے سامنے رکھے۔ لیکن ایک واقف نو نوجوان کو تو خاص طور پر اس ماٹو کی طرف دوسروں کی نسبت زیادہ توجہ دینی چاہئے کیونکہ آپ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے جیسا کہ میں نے کہا ہے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ سو خواہ آپ جماعت کے ایک کل وقتی کام کرنے والے کارکن ہیں یا نہیں آپ بطور واقف نو بہرحال اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ آپ اپنے نفس کی اصلاح کا معیار اس حد تک بڑھائیں کہ ہر ایک اس بات کو محسوس کرے کہ آپ کا اصلاح نفس کا معیار اور آپ کا ہر عمل جماعت اور آپ کی قوم کی ترقی کا ذریعہ بننے والا ہے۔ یہ اصلاح اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جب آپ (دین) کی حقیقی تعلیمات کو سمجھیں گے، اپنے اعتقاد، اپنے ایمان کو مضبوط کریں گے، اپنے ہر عمل کو ان تعلیمات کی روشنی میں ڈھالیں گے اور اپنی زندگی (دین) ہی کی تعلیمات کی روشنی میں بسر کریں گے۔......

فرمایا: (دین) کی عزت اور نیک نامی قائم کرنے کے لئے صرف ایک ہی اصول کامیاب اور فائدہ مند ثابت ہوگا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں امام وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی رہنمائی کی۔ آپ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ انسان کو دو حقوق بہرحال ادا کرنے ہیں۔ حقوق میں سے پہلی قسم جس کی تمام شرائط کے ساتھ ادائیگی لازمی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ حقوق کی دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے تمام حقوق ادا کرنا ہے اور اسے اپنی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ادا کرنا ہے۔ اس لئے آج میں واقفین نو سے کہوں گا کیونکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ ان دونوں حقوق کو اچھی طرح سے سمجھیں۔ آپ کو چاہئے کہ آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور اسے سمجھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیمات کو سمجھیں اور خلافت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں۔ اگر آپ ان تمام باتوں پر عمل کریں گے تو پھر آپ حقیقی معنوں میں بہترین واقف نو کہلانے کے لائق ہوں گے۔ پھر آپ دنیا میں جہاں کہیں ہوں گے یا جس کسی ادارے میں کام کر رہے ہوں گے آپ حقیقی واقف نو کی حیثیت سے پہچانے جائیں گے اور (دین) کی حقیقی تعلیمات دوسروں کو دکھا رہے ہوں گے۔ اس طرح پر آپ اپنی جماعت اور افراد جماعت کے حقوق کو ادا کرنے والے ہوں گے اور آپ اپنے وقف کی ذمہ داری کو بھی نبھانے والے ہوں گے۔

فرمایا: وہ وقف نو بچے جو سکولوں کی چھوٹی جماعتوں میں پڑھ رہے ہیں انہیں بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے۔ بچپن کے اس دور میں جو دس سال سے شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے نماز کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے۔ آپ اس عمر میں جو کچھ بھی سیکھتے ہیں وہ زندگی بھر آپ کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ آپ یہ مت سمجھیں کہ دس سال کی عمر بچپن کی عمر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز اس عمر میں فرض ہے۔ نماز اس عمر میں فرض ہوتی ہے جب آپ اپنی ہوش کی عمر کو پہنچتے ہیں۔ اس لئے یہ عمر صرف کھیلنے کی عمر نہیں ہے بلکہ آپ اس عمر میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو استوار کرنے کا آغاز کرتے ہیں اور جماعت سے اپنے تعلق کو مستحکم کرتے ہیں اور اپنا خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق مضبوط کرتے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کی طرف بچپن ہی سے خاص توجہ دیں۔ اگر آپ ان تمام باتوں پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ آپ اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں بھی ترقی کرنے والے ہوں گے کیونکہ جب آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل آپ پر نازل ہوتے ہیں۔

فرمایا: آپ کو چاہئے کہ اپنے والدین کی طرف سے کی گئی نصائح پر عمل کریں۔ خاص طور پر ان نصائح پر عمل کریں جو آپ کو اپنے دین سے مزید تعلق بڑھانے کا باعث ہوں۔ اپنے والدین کا کہا ماننے میں بہترین نمونہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا کرنے سے آپ کی آئندہ زندگی بھی سنور جائے گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ محض وقف نو سکیم کا ممبر ہونا ہی آپ کے لئے غیر معمولی اعزاز کی وجہ نہیں ہے۔ ایک واقف نو کو چاہئے کہ اپنے اندر انتہائی عاجزی پیدا کرے اور کبھی بھی اپنے بھائیوں، بہنوں یا افراد جماعت کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے بلکہ ہر ایک سے انتہائی عزت و احترام کے ساتھ ملے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وقف نو کی تحریک میں شامل کیا ہے۔ دوسروں کی نسبت آپ کو اپنے والدین اور اپنے بہن بھائیوں کی زیادہ خدمت کرنی چاہئے۔ آپ کو یہ کوشش کرنی ہے کہ اسی نہج پر اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ جب آپ اپنے سکول سے واپس لوٹتے ہیں تو فوراً ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھنے سے گریز کریں۔ آپ کو چاہئے کہ جسمانی کھیل کود کے لئے، سکول کے ہوم ورک کے لئے اور مزید مطالعہ کے لئے کچھ وقت مختص کریں۔ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ ان باتوں پر عمل کریں گے تو جوں جوں آپ کی عمر بڑھے گی آپ کی زندگیاں بہتر سے بہتر ہوتی رہیں گی۔ اور آپ کی زندگیاں دوسروں کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ خدا کرے کہ آپ سب ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

☆......☆......☆......☆

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

آنحضرتؐ کا مقام اور درود شریف کی برکات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار اور رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ ہے‘‘۔

پھر فرماتے ہیں:

’’میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی، وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا، اس نے خدا سے انتہائی درجہ محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین وآخرین پر فضیلت بخشی‘‘۔

پھر فرماتے ہیں:۔

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا، یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین پر سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا، غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ، سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں......اور یہ نشان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی‘‘۔

قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب آیت 57 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

’’خدا اور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں اے ایماندارو تم بھی اس پر درود بھیجو اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو‘‘۔

آیئے احادیث نبویہ سے درود شریف کی کچھ برکتیں معلوم کرتے ہیں تا کہ اس سے طبیعت میں ترغیب پیدا ہو اور پھر درود شریف کو ہر روز کثرت سے پڑھنے کا معمول بنالیا جائے۔

احادیث نبویہ میں درود شریف کی برکتیں

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔

’’اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیاں معاف کردے گا اور ان کے شر سے محفوظ رکھے گا، اسے عظمت و رفعت دے گا، اسے خیر و برکت نصیب کرے گا۔ اس کے اچھے مقاصد کو پورا کرے گا، اس کے مستقبل کو سنوار دے گا، اسے اپنی رحمت کا مورد بنائے گا اور اسے ناپسندیدہ باتوں سے پاک کرے گا اور پسندیدہ امور سے آراستہ کر کے خود اس کی مدح وثناء کرے گا اور اپنے ملائکہ اور اپنے پاک بندوں کی زبان سے بھی اس کی ستائش کرائے گا‘‘۔ (رسالہ درود شریف صفحہ 151)

آنحضرت ﷺ پر درود پوری توجہ اور عقیدت سے اور حقیقی محبت اور دلسوزی کے ساتھ بھیجنا چاہئے اور یہ کہ محض کثرت شمار کوئی خاص فضیلت کی بات نہیں بلکہ فضیلت اس بات میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پر بہتر سے بہتر طور پر درود بھیجا جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود بھیجا کرو تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

اس حدیث کا مضمون بالکل واضح ہے درود شریف پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس سے خیالات پاک ہوتے ہیں اور اعمال پاک ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی نے تجربہ کرنا ہو تو ضرور بالضرور کرے، اگر کثرت سے ہزاروں کی تعداد میں درود شریف تو پڑھ لیا، ساتھ ہی رشوت بھی لی۔ ساتھ ہی بے ایمانی بھی کی، ساتھ ہی دوسروں کو ایذا بھی دی۔ تو درود شریف کی برکتیں خود تم نے اپنے ہاتھ سے ضائع کردیں۔

کیونکہ درود شریف پڑھنے سے ایک تو خدا کی محبت دل میں زور پکڑتی ہے دوسرے رسول اللہ ﷺ سے محبت اور دلی لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور انسان وہ کام کرتا ہے جو رسول خدا ﷺ نے کئے تھے۔ گویا وہ سنت رسول کا عاشق اور پیروکار ہو جاتا ہے۔ درود شریف انسان کو روحانی بیماریوں سے پاک کر کے اعلیٰ کمالات بخشتا ہے۔

ایک اور حدیث میں درود شریف کی یہ برکت آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجنا چھوڑا اس نے جنت کی راہ کو چھوڑ دیا۔

قرض ادا ہو گیا

قدیم و جدید اسلامی لٹریچر میں درود شریف کی برکات و فیوض سے متعلق متعدد روایات ملتی ہیں۔ ایک روح پرور واقعہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کے قلم سے ہدیہ قارئین ہے۔ فرماتے ہیں:

’’بعض صلحاء میں سے کسی پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے قاضی کے یہاں نالش کر دی۔ قاضی نے مرد صالح کو ایک مہینے کی مہلت دے دی۔ وہ مرد صالح قاضی کے پاس سے واپس آیا اور نبی ﷺ پر درود پڑھ کر دربار الٰہی میں گریہ زاری کرتے ہوئے محراب میں بیٹھ گیا، اسی مہینے کی ستائیسویں شب میں خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حق تعالیٰ تیرے قرضے کو ادا کرتے ہیں۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور کہنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرا قرض ادا کرنے کے لیے تین ہزار دینار دے دے۔

مرد صالح کہتے ہیں جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے اندر خوشحالی کے آثار پائے۔ لیکن اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر وزیر نے دریافت کیا کہ اس واقعہ کی علامت کیا ہے۔ تو میں کیا کہوں گا؟ میں یہ سوچ کر اس دن وزیر کے پاس نہیں گیا۔ دوسری رات پھر آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھتا ہوں۔ آپؐ نے جو کچھ شب اوّل میں ارشاد کیا تھا وہی دوبارہ فرماتے ہیں۔ میں نہایت خوشی میں بیدار ہوا لیکن بہ مقتضائے بشریت آج بھی علی بن عیسیٰ کے پاس نہیں گیا۔ تیسری رات پھر دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نہ جانے کا سبب مجھ سے دریافت فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں اس واقعہ کی سچائی میں کوئی علامت نشانی چاہتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے میری اس بات پر تحسین فرمائی اور ارشاد کیا کہ اگر تم سے علامت نشانی دریافت کریں تو کہہ دینا کہ ’’تم ہر روز نماز فجر سے طلوع آفتاب تک کسی سے کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار تحفہ درود شریف ہمارے پاس بھیجتے ہو جس کو خداوند تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے‘‘۔

میں وزیر کے پاس گیا اور ان کے سامنے خواب کا قصہ بیان کیا۔ نیز جو علامت رسول اللہ نے فرمائی تھی وہ بھی کہہ دی اس پر وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ رسولؐ اللہ کے قاصد کو مرحبا ہو تین ہزار دینار میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ یہ اپنے قرض کی ادائیگی میں دینا اور تین ہزار اور دیئے کہ یہ اپنے عیال میں خرچ کرنا۔ اس کے علاوہ تین ہزار پھر دیئے کہ اس کو تجارت میں لگاؤ۔ اس کے بعد مجھے قسم دی کہ یہ محبت کا تعلق مجھ سے ہرگز قطع نہ کرنا، تمہیں جو ضرورت ہوا کرے مجھ سے لے جایا کرو۔

میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس گیا تا کہ اس کے سامنے ادا کروں۔ میں نے قرض خواہ کو دیکھا وہ مبہوت ہو کر قاضی کے پاس آیا میں نے دینار شمار کئے اور سارا قصہ ان لوگوں کے سامنے بیان کردیا۔ قاضی نے کہا کہ یہ کرامت وزیر کو کیوں دی جائے۔ اس قرضہ کو تیری طرف سے میں ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے کہا کہ یہ بزرگی آپ کو کیوں دی جائے، میں زیادہ مستحق ہوں کہ تیری ذات کو اپنے قرضہ سے بری کردوں لہٰذا میں نے خدا اور اور رسولؐ کے لئے معاف کیا تو قاضی نے کہا کہ میں نے جو کچھ اللہ اور اس کے رسول کے لئے نکالا ہے اسے واپس نہ لوں گا۔ میں وہ تمام مال لے کر مکان کو واپس آیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی مزید نعمت کا شکر یہ ادا کیا۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص 271,270)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود پڑھنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق سعید بخشے۔

☆...........☆...........☆

نماز کو ضائع نہ کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’نماز ہر ایک حیثیت کے آدمی کو دن میں پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کریے اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور نا داری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع علیم خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اگر اسے مہر آجاوے تو ابھی دے دیوے فرمایا بڑی تضرع سے دعا کریں ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اور اگر اسی طرح کرے تو اس راحت کو جلدی دیکھ لے گا اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہوں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 681)

☆...........☆...........☆

اداریہ

اب میں احمدی ہوں

تعویذ گنڈوں سے نہیں ڈرتا

جب خدا پر ایمان کمزور ہو جائے اور دعاؤں سے توجہ ہٹ جائے تو تعویذ گنڈوں کا سہارا لیا جاتا ہے اور واقفان حال جانتے ہیں کہ یہ دھندا محض دنیاداری اور سادہ لوح لوگوں کو لوٹنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کی پاک تربیت اور تعلیمات کے نتیجہ میں دوردراز علاقوں میں احمدی ہونے والے بھی خدا تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کرتے ہیں اور پھر نہ تعویذ گنڈے استعمال کرتے ہیں اور نہ ان ہتھکنڈوں سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔

مربی سلسلہ مکرم منور احمد صاحب خورشید نے ارض بلال میں ایسے کئی واقعات کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند ایک پیش ہیں۔

سینیگال کے کولخ ریجن میں ایک چھوٹا سا گاؤں پلاڈو ہے۔ وہاں سے ایک بڑی عمر کے دوست مکرم گاتم جالو صاحب نے بیعت کی۔ گاتم جالو صاحب کا تعلق فولانی قبیلہ سے ہے اور یہ زمینداری کے علاوہ جانوروں کا دیسی علاج معالجہ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ تعویذ وغیرہ بھی بناتے تھے، لیکن جب احمدی ہوئے تو ان سب باتوں سے جو غیر شرعی تھیں، توبہ کر لی۔ ایک دفعہ ایک وٹرنری ڈاکٹر کولخ سے ان کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ آج کل جانوروں میں ایک بیماری پھیل رہی ہے۔ اس لئے میرے جانوروں کے لئے کوئی تعویذ بنا دیں۔ گاتم صاحب نے کہا اب میں یہ تعویذ بنا کر آپ کو نہیں دے سکتا۔ اس پر وہ دوست بڑا حیران ہوا اور پوچھا، آپ کیوں نہیں بنا سکتے؟ اس پر گاتم صاحب نے کہا اب میں احمدی ہو چکا ہوں اور میں اب اس کام کو قرآن و حدیث کی رو سے ناجائز سمجھتا ہوں۔

کونگل کے علاقہ میں ایک فولانی زمیندار احمدی ہو گیا۔ احمدیت سے پہلے اس کا ایک پیر تھا جو موریطانیہ سے تھا اور ہر سال سینیگال میں آ کر اپنے مریدوں سے ہدیہ وصول کر لیتا تھا۔

اس دوست کے احمدی ہونے کے بعد ایک دن یہ پیر صاحب حسب روایت ان کے گھر آ گئے۔ (پیر کو ان کی زبان میں شریف یا حیدرا کہتے ہیں) اس احمدی دوست نے حسب توفیق اس کی خاطر مدارت کی۔ فولانی لوگوں کا کام گائے پالنا ہے۔ ان میں سے گھر کے ہر فرد کے پاس اپنی اپنی گائیں ہوتی ہیں۔ یہی ان کی جائیداد ہوتی ہے۔

پیر صاحب اس آدمی کے ساتھ ان کے جانور دیکھنے گئے۔ جانوروں کو دیکھ کر جو سب سے اچھی گائے تھی، کہنے لگے میں نے یہ گائے لینی ہے۔ وہ آدمی کہنے لگا، پیر صاحب یہ ممکن نہیں ہے۔ میں آپ کو یہ گائے نہیں دے سکتا۔ پیر صاحب نے اس کے لئے کافی اصرار کیا مگر وہ آدمی نہ مانا۔ اس پر پیر صاحب جلال میں آ گئے اور کہا ٹھیک ہے۔ میں آج ہی تمہارے گھر کو جلا کر خاکستر کر دوں گا۔ اب چونکہ یہ آدمی احمدی ہو چکا تھا اور اسے یہ یقین ہو چکا تھا کہ یہ پیر میرا کوئی نقصان نہیں کر سکتا یہ صرف جعلی دعوے کرتا ہے، یہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ فولانی لوگ چونکہ ہر وقت اپنے جانوروں کے ساتھ جنگلوں وغیرہ میں رہتے ہیں اس لئے اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت اپنے پاس ایک لمبا سا چاقو رکھتے ہیں۔ اس پر احمدی دوست نے فوراً اپنا خنجر نکالا اور کہا اس سے پیشتر کہ تو میرا گھر جلائے میں اس خنجر کے ساتھ تمہارا کام تمام کرتا ہوں۔ اس پر پیر صاحب سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے اور پھر کبھی اپنے اس مرید کے علاقہ میں بھی نہیں پھٹکے۔ اس واقعہ سے باقی پیر پرست لوگوں کو بھی پیروں کی حقیقت اور ان کی جعلی قوت کا علم ہو گیا۔

مکرم علی وبا بو صاحب بصے کے قریب ڈانفا کنڈا نامی گاؤں میں رہتے تھے۔ اس گاؤں کے بیشتر لوگ جہانکے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مذہبی ہیں۔ آبادی کے اعتبار سے یہ گاؤں گیمبیا بھر کے بڑے دیہاتوں میں شمار ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مکرم علی وبا بو صاحب کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت عظمیٰ سے نوازا۔ تو گاؤں والوں نے علمی تکبر و نخوت اور ذاتی اختلافات کی وجہ سے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ لیکن مخالفین حق کی سب کوششیں لاحاصل اور ریت کے گھروندے ثابت ہوئیں اور ان لوگوں کا کوئی بھی ظالمانہ حربہ آپ کے پائے استقلال کو ذرہ بھر جنبش نہ دے سکا۔ علمی بحثوں اور دیگر جملہ انواع کے ہتھکنڈوں میں ناکامی دیکھ کر مخالفین نے ایک نیا حربہ آزمانے کی ترکیب سوچی اور وہ کچھ یوں تھی۔

ایک دفعہ ایک مرابو (پیر صاحب) نے اپنے خیال کے مطابق ایک بکری کے سینگ کا ایک خطرناک قسم کا تعویذ تیار کیا اور ایک میٹنگ میں بابو صاحب کو بات چیت کے لئے دعوت دی۔ بابو صاحب کی آمد پر بحث و تمحیص شروع ہوئی لیکن جلد ہی حزب مخالف کے علما حسب عادت گالی گلوچ پر اتر آئے۔ آپ بڑے صبر و شکر اور حکمت عملی سے ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ آخر میں اس پیر صاحب نے اپنا بکری کے سینگ سے تیار کردہ خطرناک قسم کا تعویذ لے کر ان کی طرف اشارہ کیا اور اعلان کیا۔ اب میرا یہ تعویذ تمہارا کام ختم کر دے گا۔ آپ نے وہی تعویذ لے کر اس پیر کی طرف کر دیا اور کہا، یہ تعویذ انشاء اللہ میرا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ لیکن اب تمہیں ضرور ہلاک کر دے گا۔

پھر سب گاؤں والوں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس پیر صاحب کے خاندان کو پورے گاؤں کے لئے نشان عبرت بنا دیا۔ پیر صاحب اس واقعہ کے بعد جلد ہی معمولی سے بیمار ہوئے اور اس دنیا سے سدھار گئے اور اسی طرح تھوڑے دنوں بعد ہی ان کا ایک جواں سال بیٹا بھی لقمہ اجل بن گیا اور اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے مکرم بابو صاحب کے مال و نفوس میں غیر معمولی برکت عطا فرمائی۔

حقیقت یہ ہے کہ سعید روحیں اس کام سے بالطبع نفرت کرتی ہیں اور پھر بالآخر انہیں ہدایت نصیب ہو جاتی ہے۔

گیمبیا کے ایک نوجوان مکرم ڈاکٹر خلیل ینگا ڈو صاحب تحصیل علم کی خاطر جرمنی تشریف لے گئے۔ گیمبین روایت کے مطابق ہر کسی نے اپنی محبت میں ان کی نمایاں کامیابی اور پھر ہر دکھ درد اور ابتلا سے محفوظ رہنے کے لئے انہیں ایک ایک جُو جُو (تعویذ) پہنا دیا۔ جب یہ دوست اپنے کالج میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھی طلبہ تو تعویذ کی نعمت سے محروم ہیں۔ میں صرف اکیلا ہی انہیں پہنے پھرتا ہوں لیکن یہ لوگ تعویذ نہ ہونے کے باوجود مجھ سے زیادہ ذہین اور قابل ہیں۔ مجھے اپنے تعویذوں کی بنا پر ان سب سے بہتر ہونا چاہئے تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا میں روزانہ اپنے گھر آ کر سوچتا کہ آیا یہ سب غلط ہیں یا میں انہیں پہن کر بیوقوف بنا ہوا ہوں۔ کافی دنوں کے غور و فکر کے بعد میں نے انہیں پھینکنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اپنے کمزور اعتقاد کی بنا پر پھینکنے سے ڈرتا بھی تھا کہ کہیں مجھے یہ نقصان نہ پہنچا دیں۔ اسی بے یقینی کے عالم میں کافی دن گزر گئے۔ دل اور دماغ کے درمیان مسلسل جنگ ہوتی رہی۔ آخر ایک دن میں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ بالکل دھوکہ اور فریب ہے۔ اب میں ضرور ان سے جان چھڑا کر ہی رہوں گا۔ اب یہ سوال تھا کہ انہیں کس طرح ختم کیا جائے؟ اگر پھینک دوں تو شاید اپنی ضعیف الاعتقادی کے باعث دوبارہ اٹھا کر نہ پہن لوں۔

انہوں نے ایک دن سارے تعویذ اٹھائے اور چولہے میں پھینک دیئے۔ جس میں سارے تعویذ جل کر راکھ ہو گئے اور ان سے جان چھوٹ گئی۔ جب جرمنی سے واپس آئے تو کچھ عرصہ بعد ان کا جماعت کے بعض دوستوں سے رابطہ ہوا۔ نیک فطرت اور سعید روح تھے، جلد آغوش احمدیت میں آ گئے۔